تصوف کی بنیادی اور مشہور کتاب کا سلیس اردو ترجمہ

فتوح الغیب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ

ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی ○ لاہور

مقالہ نمبر ۱۳

شفائے روحانی پانے کا طریقہ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا :-

"اگر تیری قسمت میں نعمت ہے تو خواہ تو اُس کا خواہشمند ہو یا اُسے ناپسند کرے وہ تجھے ضرور پہنچے گی ۔ اسی طرح اگر مصیبت تیری قسمت میں ہے اور تیرے لیے اس کا حکم ہو چکا ہے تو خواہ تو اسے ناپسند کرے اور دُعا یا کسی اور ذریعہ سے اُس کو دفع کرنا چاہے وہ پھر بھی تجھ پر وارد ہو گی ۔ پس تجھے چاہیئے کہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے ، تاکہ اس فاعل حقیقی کا فعل تیرے لیے جاری ہو ۔ اگر خدا کی جانب سے تجھے نعمت دستیاب ہو تو حمد و شکر بجالا اور اگر مصیبت ہو تو صبر و تحمل اختیار کر ، تو بخشش و عطا کے حالات کے بالکل مطابق رہ ۔ گویا راہِ حق کی منازل طے کر رہا ہے ۔ اس شیوۂ تسلیم و رضا سے تجھے گزشتہ سلف صالحین اور شہداء اور صدیقین کے مقام پر پہنچا یا جائے گا اور قربِ خداوندی حاصل ہو گا ۔ پھر تو اُن لوگوں کا ساتھی ہو گا جنہوں نے ذکر و فکر کی برکت سے کرامتیں ، نعمتیں ، عزت و مسرت اور نفس مطمئنہ پایا ۔ پس آفات و مصائب پر صبر و استقامت سے کام لینا مومن کی سب سے اہم اور مقدم صفت ہے ۔ خیر خلق اور رحمۃ للعالمینؐ نے ارشاد فرمایا : " دوزخ کی آگ مومن سے کہے گی کہ اے مومن ! میرے علاقہ سے جلدی گزر جا کہ تیرا نور مجھے بجھائے دیتا ہے " کیا مومن کا نور جو آتشِ دوزخ کو بھی بجھا سکتا ہے وہی نور نہیں ہے جو یقین

محکم اور ایمان کامل کے باعث دُنیا میں بھی اس کا ساتھ تھا۔ اُسی نور سے مومن اور کافر، یا مطیع شریعت اور غیر مطیع شریعت کا امتیاز ہے۔ پس وہی نور دُنیا اور عقبیٰ میں ہر شعلۂ بلا کو بجھا دے گا۔ پس چاہیئے کہ تیرے صبر و ایمان کی قوت ہر مصیبت و بلا کو تجھ سے زائل کر دے۔ یقین رکھ کہ کوئی بھی بلا تجھے ہلاک و برباد کرنے نہیں آتی۔ بلکہ تیری آزمائش کرنے، تیری صحتِ ایمانی کو ثابت و موکد کرنے، تیرے یقین و ادغان کو مضبوط و توانا بنانے اور تجھے رضائے حق اور فلاح و عروج کی بشارت دینے آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے مسلمانو! ہم تمہیں آزمائیں گے تاکہ تم میں سے فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالے اور صابر لوگوں کو معلوم کر لیں۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات اور امداد و نصرت پر تیرا ایمان محکم ہو جائیگا اور تُو نے یقین کے ساتھ اسکے افعال کے ساتھ موافقت کی تو وہ ہر مصیبت میں تیری مشکل کشائی فرمائے گا اور اس کی توفیق و تائید اور امداد و نصرت تیرے شاملِ حال رہے گی۔

پس تجھ سے اپنے حق میں یا کسی غیر کے حق میں ایسا کوئی قول و فعل سرزد نہ ہو جو اللہ کے امر و نہی سے باہر ہو اور جب تُو کسی امرِ خداوندی کو پالے تو اُسکی تعمیل میں جلدی کر اور قوت و حرکت سے اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ نیز تقدیر اور فعلِ الٰہی کا سہارا لیکر محض تسلیم و توکل پر نہ رہ بلکہ سعی و کوشش اور فکر و تدبیر سے اپنی ذہنی و فطری قوتوں کو بروئے کار لا، تاکہ امرِ الٰہی عملی طور پر تجھ سے ظہور پذیر ہو۔ اور اگر تُو اپنے عزائم کی تکمیل میں عاجز و بےبس ہو گیا ہو تو اپنے پروردگار کی پناہ پکڑ۔ اس سے دُعا و التجا کر، اسکے حضور گریہ و زاری کر، اُس سے معذرت کر، اور تعمیلِ امرِ الٰہی میں غفلت اور رکاوٹ پیش آجانے کے اسباب کی تحقیق و تفتیش کر، ممکن ہے ایسی پریشان کن

صورتِ حال تیرے غرور و تکبّر، اطاعت و عبادت میں سوءِ ادب اور صرف اپنی قوّت و صلاحیّت پر بھروسہ کرنے، کسی اچھے عمل پر گھمنڈ کرنے یا مخلوقات کو خالق کیساتھ شریک کرنیکے باعث ہو یا ممکن ہے اللہ تعالےٰ نے تجھے کسی لغزش کے سبب اپنی طاعت و قرب سے معزول کر دیا ہو، تجھ سے ناراض ہو اور تجھے تیری ہوا و ہوس میں مشغول کر دیا ہو، کیا تو نہیں جانتا کہ دُنیا میں اسبابِ شرک و غفلت جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور وہ مومن کو اسکے حقیقی محبوب و مطلوب یعنی اللہ تعالےٰ سے دُور اور بے تعلق رکھتے ہیں۔

پس تُو اسبابِ شرک سے پرہیز کر تاکہ وہ تجھے اپنے حقیقی مولا سے غیر مولےٰ (غیر اللہ) کی طرف راغب و راجع نہ کر دیں۔ اور جو بھی چیز اللہ کے سوا ہے وہ "غیر مولیٰ" کا حکم رکھتی ہے۔ پس تو اپنے رب کے علاوہ غیر کی طرف رجوع نہ کر اور اپنے نفس پر اسطرح ظلم و ستم نہ کر کہ غیر اللہ کے سبب اللہ کے اوامر سے غافل و بے خبر ہو جائے ورنہ وہ تجھے "ایسی آگ میں جھونک دیگا جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کفار کے لیے تیار کی گئی ہے"۔ (آیۂ شریفہ) پھر تو کوئی عذر یا فریاد کریگا تو وہ سُنی نہ جائیگی اور تُو اللہ کی رضا و خوشنودی کا طلبگار ہو گا تو وہ تجھ سے راضی نہ ہو گا اور ایمان و عمل صالح کی تصحیح پر دُنیا میں دوبارہ آکر تلافیٔ مافات کرنا چاہے گا مگر تجھے واپسی نصیب نہ ہو گی۔ پس اپنے نفس پر رحم و شفقت کر اور علم و عقل اور ایمان و معرفت جیسی نعمتیں جو تجھے عطا کی گئی ہیں اُنہیں اپنے پروردگار کی طاعت، عبادت اور رضا و خوشنودی میں صرف کر اور انہیں کے انوارِ مقدسہ سے جہل و شرک کی تاریکیاں اپنے قلب و دماغ سے محو کر۔ اللہ کے اوامر و نہی کے مطابق صراطِ مستقیم پر قدم اٹھا اور اپنے ہر معاملہ کو اُسی قاضی الحاجات کے سپرد کر دے جس نے

تجھے پیدا کیا اور تیری پرورش کی، تُو ایک نُطفۂ ناچیز تھا جس سے تجھے انسانی صُورت و ہئیت بخشی اور زمین میں تجھے اپنی خلافت و نیابت کا منصب عطا فرمایا۔ تیری ہر خواہش اور مُراد اسی کی مراد کے تابع ہو اور تیری ہر ناپسندیدگی اسی کی ناپسندیدگی کے تحت ہو۔ جب تُو احکامِ الٰہی کا مطیع ہو گا تو تمام کائنات تیرے حُکم کی مطیع ہو گی۔ جب تُو اللہ کے نواہی سے پرہیز کریگا تو پھر دُنیا میں تُو جہاں بھی رہے گا تمام مصائب و آلام تجھ سے دُور رہیں گے۔ اللہ نے بعض اپنی کتبِ سماوی میں فرمایا "اے بنی آدمؑ! مَیں اللہ ہوں خالقِ کائنات ہوں، میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ مَیں کائنات میں جس چیز کو حکم دوں کہ ہو جا! وہ فوراً ہو جاتی ہے اور عدم سے عالمِ وجود میں آ جاتی ہے۔

پس تُو خالصاً میری طاعت و عبادت کر، تاکہ مَیں تجھے توحید کی برکت سے وہ روحانی قوت عطا کروں کہ تُو بھی جس چیز کو کہے "ہو جا" وہ ہو جائے اور وجود و ظہور میں آئے"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا "اے دُنیا! جو شخص میری خدمت و اطاعت کرے، تُو اُس کی خدمت و اطاعت کر اور جو شخص محض تیری خدمت و پرستش کرے، اُسے مصائب و آلام میں مُبتلا رکھ۔ پس جب خدا کے نواہی (ممنوعات) تیرے سامنے آئیں تو اُن سے پُوری احتیاط کے ساتھ اجتناب کر، کامل عجز و انکساری اختیار کر اور تسلیم و رضا کو اپنا شعار بنا۔ تیرے حواسِ خمسہ اور تیرے تمام اعضا و جوارح ہمہ وقت پابند احکامِ الٰہی ہونا چاہئیں اور ان کی بجا آوری میں کبھی تساہل و تاخیر نہ کر۔ عوامل قضا و قدر میں خفگی، تعجیلی یا شکایت و مخالفت کو دخل نہ دے۔ پس یہی غذائے الٰہی اور نسخۂ ربّانی ہے جو تجھے گناہوں کے امراض اور خواہشاتِ نفسانی کے فتنوں سے محفوظ و صحت یاب رکھ کر قُربِ خداوندی عطا کرے گا۔

مقالہ نمبر ۱۶

توکلّ علی اللہ کے درجات

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا: "تو اللہ کے فضل اور اُس کی نعمتوں سے اس لیے بے بہرہ ہے کہ تُو نے محض مخلوقات پر اور دیگر اسباب و ذرائع پر بھروسہ کیا اور اللہ کی ذات پر کامل توکّل نہ رکھا۔ پس رزقِ حلال اور اکلِ مسنون کے حصّوں میں مخلوقات تیرا حجاب ہے اور جب تک مخلوقات کے بخشش و کرم کا اُمیدوار ہے اور ان کی جانب تیری سائیلانہ آمد و رفت ہے، تب تک تُو خالق کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے والا مشرک ہے۔ چنانچہ اس شرک کے باعث اللہ تعالےٰ تجھے عذاب میں مُبتلا کرتا ہے اور اس عذاب کی ادنیٰ صُورت یہ ہے کہ تو اکلِ مسنون و رزقِ حلال نہیں پا سکتا۔ کیونکہ رزقِ حلال تو وہ ہے جو سعی و محنت اور جسمانی و دماغی قوتوں کو استعمال میں لا کر حاصل کیا جائے۔ پھر اگر تُو نے اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے سے توبہ کر لی اور پھر سعی و محنت کی طرف رجوع کیا اور محض اپنی محنت و صلاحیت پر بھروسہ کیا، تب بھی تو مشرک ہے، لیکن شرک کی یہ قسم پہلے شرک سے زیادہ خفی (پوشیدہ) ہے اور اللہ اس شرک پر تجھے عقوبت اس طرح کریگا کہ بلا واسطہ سبب تجھے روزی عطا فرمانے سے محجوب رکھے گا اور تو تحصیلِ رزق کے باطنی ذرائع سے بے بہرہ ہوگا۔ پھر جب تُو اس شرکِ خفی سے بھی توبہ کر لے اور محض اپنی محنت و صلاحیت پر تیرا بھروسہ نہ رہے اور یقین کر لے کہ اللہ تعالےٰ ہی حقیقی رازق اور مسبب الاسباب ہے، وہی آسانی پیدا کرنے

والا، وہی توفیق محنت وکسب عطا فرمانے والا اور وہی مشکلات اور موانع کو دفع فرمانیوالا ہے اور اسی طرح جب تو ذرائع اور اسباب سے روگردانی اختیار کر کے رزق ومحنت کے منبع ومخزن کی طرف رجوع کریگا اور خود کو اپنی جملہ حاجات وضروریات کو فقط اسی کے حضور ڈال دیگا تو پھر وہ اپنے اور تیرے درمیان سے حجاب اُٹھالیگا بیگانگی اور بے التفاتی کو رفع فرمائے گا اور اپنی رحمت سے تیری ہر حاجت وضرورت کے وقت تیری طلب وتوقع سے بھی زائد تجھے اس انداز سے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرمائیگا جن کا تجھے خیال وگمان بھی نہ ہوگا اور یہ تیرے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص نُصرت وحمایت ہے اور اسطرح وہ تجھے شرکیات اور غیر اللہ کی طرف مائل ہونے سے محفوظ کرتا ہے۔ پھر جب تیرے قلب ودماغ سے ذاتی ارادے اور ذاتی خواہشیں منقطع ہو جائیں گی اور تُو کُلی طور پر متوکل علی اللہ ہو کر اپنے ارادوں کو اللہ کے ارادوں میں فنا کر دیگا تو پھر اللہ تعالیٰ یقیناً تجھے تیرا رزقِ مقسوم بھیجے گا۔ وہ رزق تجھے پہنچ کر رہیگا اور وہ تیرے سوا کسی دیگر شخص کا حصّہ نہ ہوگا۔ تیری اشد حاجت وضرورت کے وقت وہ تیری مدد ودست گیری فرمائے گا اور ساتھ ہی تجھے اُس رزق کے لیے ادائے شکر کی توفیق دیگا۔ نیز تجھے یہ عرفان بھی ہوگا کہ ایسے حالات میں مشکلکشائی اور یہ رزق اللہ کی خاص نصرت واعانت سے ہے اور اسطرح تُو اس مسبب الاسباب کی اس رحمتِ خاصہ کو پہچان لیگا اور اُسکا شکر بجالائیگا۔ یہ معاملہ مخلوقات سے تیرے خروج وبعد اور غیر اللہ سے اجتناب کا باعث ہوگا اور ساتھ ہی تجھے توحید کا صحیح فہم وادراک حاصل ہوگا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تیرا علم اور یقین محکم راسخ ہو جائیگا تو تجھے قدرتی طور پر شرح صدر ہوگا اور تیرا قلب ودماغ انوارِ معرفت سے

منور اور تیری رُوح اسرارِ خداوندی سے سیراب و توانا ہو جائیگی۔ اندریں حالت کشف باطن اور نورِ کرامت سے تجھے ہمیشہ جتلا دیا جائے گا کہ اللہ کیطرف سے تیری حاجت روائی اور مشکل کشائی ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بنی اسرائیل میں سے ایسے ائمہ دین اور رہبرانِ قوم بنائے جو ہمارے اوامر کی اُن میں تبلیغ و اشاعت کریں، اُنہیں یہ قیادت و صلاحیت تب عطا ہوئی جبکہ اُن لوگوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین و ایمان رکھنے والے ہوئے اور اپنے کلامِ مقدس میں ایک اور جگہ فرمایا جو لوگ ہماری راہ میں ریاضت و مجاہدہ کرتے ہیں۔ یقیناً ہم اُنہیں صراطِ مستقیم دکھاتے ہیں اور اُنکی رہنمائی کرتے ہیں۔ نیز فرمایا تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو، وہ اپنے اسرارِ قدرت میں سے تمہیں بہت کچھ سکھلا دیگا اور تمہیں نورِ معرفت عطا کریگا۔ پھر ایسے بلند مقامِ روحانیت پر تجھے تکوین یعنی تخلیقِ اشیاء کا اختیار عطا کیا جائے گا اور تو کائنات میں تصرف کریگا ایسی ظاہری اجازتِ ربی کے ساتھ جس میں شک و شبہ کو دخل نہیں، ایسی دلیل کیساتھ جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ ایسے کلام کے ساتھ جسکا رد مخلوقات سے ناممکن ہے، ایسے الہامِ صدق کے ساتھ جس میں کذب و تلبیس نہیں اور جو نفسانی و شیطانی وسوسوں سے بالکل محفوظ و پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا "اے فرزندِ آدمؑ! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں جس چیز کو حکم دیتا ہوں "ہو جا" وہ یقیناً ہو جاتی ہے۔ پس تو میری اطاعت اختیار کر، پھر میں تجھے بھی ایسا ہی بنادونگا کہ تو جس چیز کو حکم دیگا "ہو جا" وہ ہو جائیگی۔ اور اذنِ الٰہی سے عالمِ وجود میں آئیگی اور بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیاء، صدیقین، اولیاء اور خواصِ بنی آدمؑ کو ایسی ہی روحانی قوتوں کا حامل بنایا ہے۔

⁂